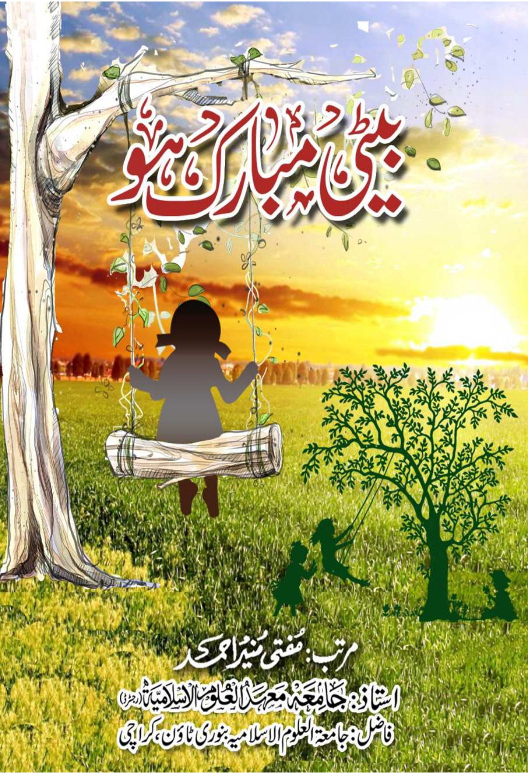
بیٹی مبارک ہو
مرتب: مفتی منیر احمد
استاذ: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بیٹی مبارک ہو

1. بیٹا، بیٹی اللہ کی تقسیم کسی کے اختیار میں نہیں
2. بیٹی کے قاتل نہ بنیں
3. بیٹی کی ولادت پر بھی خوشی کا اظہار کریں
4. بیٹی کی پرورش پر انعامات
5. بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کریں

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : بیٹی مبارک

◄ مرتب :

◄ تاریخ طباعت : ربیع الثانی 1439ھ، جنوری 2018ء

◄ ناشر : ادارہ احیاءِ علوم نبوت

◄ ای میل : maahdpc@gmail.com

◄ ویب سائٹ : muftimuneerahmed.com

◄ فیس بک : MuftiMuneerAhmadOfficial

◄ ٹیلی گرام : Mufti Muneer@alfalah

ملنے کا پتہ

دار الکتب

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

المنیر مرکز تعلیم وتربیت MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	کچھ باتیں کتابچہ کے بارے میں	1
2	پہلی بات: بیٹا، بیٹی اللہ کی تقسیم کسی کے اختیار میں نہیں	5
3	دوسری بات: بیٹی کا حمل ضائع نہ کرائیں	5
4	بچیوں کے قتل کے روک تھام کیلئے بیعت لی جاتی تھی	8
5	اولاد کا قاتل اللہ کی عدالت میں	11
6	تیسری بات: بیٹی کی ولادت پر بھی خوشی کا اظہار کریں	15
7	بیٹی کی پیدائش پر مبارکباد دینے کی دعا	16
8	چوتھی بات: بیٹی کی پرورش پر انعامات	17
9	(1) بیٹیاں والدین کے لیے مغفرت کا سبب ہیں	17
10	(2) بیٹیاں والدین کی جنت ہیں	20
11	بچیوں کی بیماری میں ان کی عیادت کی جائے	21
12	(3) آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا باعث ہیں	22
13	بچیوں کے لیے قربانی دینے والی ماں	22
14	پانچویں بات: بچیوں سے متعلق 6 اہم ہدایات	23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ باتیں کتابچہ کے بارے میں

❑ اسلوب وطریقہ کار:

- بیٹی سے متعلق قرآن وحدیث میں جو ہدایات ہیں اس کتابچہ میں ان کو جمع کیا گیا ہے۔تقریبا تمام احادیث صِحَاحِ سِتَّہ (حدیث کی چھ مشہور کتب) سے لی گئیں ہیں۔
- کتابچہ میں مذکورہ آیات واحادیث کا مفہوم چونکہ بالکل واضح تھا،لہذا صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔سوائے ایک جگہ کے کوئی تشریح نہیں کی۔البتہ آیات واحادیث کا جو حاصل مقصود تھا اس کو آیت وحدیث کا عنوان بنا دیا گیا ہے۔
- حدیث کے حوالے میں کتاب کے نام کے ساتھ حدیث کا نمبر بھی دے دیا گیا ہے۔
- اس موضوع کی تمام آیات وحدیث کا خلاصہ کتابچہ کے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آخیر میں پانچویں بات کے تحت دے دیا ہے۔

مقاصد:

- اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کو جو رتبہ دیا ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کی جو ہدایات دی ہیں، ان سے آگاہی۔
- بعض گھرانوں میں بیٹیوں کی ولادت کے موقع پر شوہر کی طرف سے بیوی کو یا ساس کی طرف سے بہو کو طلاق کی دھمکیاں اور طعنے دیئے جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، اس کا انسداد۔

درخواست والتجاء:

- دوست واحباب خاندان میں جہاں بیٹی کی پیدائش ہو، ان لوگوں کو یہ کتابچہ ہدیہ کیا جائے، تا کہ اللہ ورسول نے بیٹیوں کو جو رتبہ دیا ہے ، ان کے ساتھ حسن سلوک

پر جو انعامات کے وعدے کیئے ہیں اور بیٹیوں کے متعلق جو ہدایات دی ہیں لوگوں کو اس کا علم ہو۔

- میٹرنٹی ہومز (Maternity Homes) چلانے والے اور گائنا کولوجسٹ (Gynecologist) سے درخواست ہے کہ اگر وہ یہ مختصر سا کتابچہ اپنے ہسپتالوں میں پڑھنے یا ہدیہ کے لیے رکھیں۔

نیز: ڈاکٹر اپنے پیشنٹ (Patient) کو ہدیہ کردیں تو اس کے نتیجہ میں ان معصوم بچیوں اور ان کی ماؤں کے ساتھ جو حسن سلوک ہوگا تو وہ آپ کے لیے بہت باعث اجر وثواب ہوگا۔

- حدیث میں آتا ہے:

اَلدَّالُ علیٰ الْخیرِ کَفَاعِلِہٖ (ترمذی، رقم:2809)

خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی عمل کرنے والے کے بقدر اجر ملتا ہے

اِشْفَعُوْ افَلْتُؤْ جَرُوْا (مسلم، رقم:6858)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سفارش کرو، تمہیں اجر ملے گا

- اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد بیٹی کی پیدائش یا بیٹی کی پرورش سے متعلق آپ کی سوچ، رویہ اور اس کے ساتھ سلوک کرنے میں اگر آپ کے اندر کوئی عملی تبدیل آئی ہے، تو کتابچہ کے شروع میں درج نمبر پر ضرور مطلع کریں۔

والسلام

(مفتی) منیر احمد

استاذ: معہد العلوم الاسلامیہ کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

□ پہلی بات: بیٹا یا بیٹی سب اللہ کی تقسیم ہے، کسی مرد وعورت کے اختیار میں نہیں:

لِلّٰہِ مُلکُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضِ یَخلُقُ مَا یَشَاءُ یَھَبُ لِمَن یَشَاءُ إِنَاثًا وَیَھَبُ لِمَن یَشَاءُ الذُّکُورَ (سورۃ الشوریٰ:49)

سارے آسمانوں زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔

□ دوسری بات: بیٹی کا حمل ضائع کرا کے اولاد کے قاتل نہ بنیں، یہ مسلمانوں کا نہیں کافروں کا شیوہ ہے:

- قَد خَسِرَ الَّذِینَ قَتَلُوا أَولَادَھُم سَفَھًا بِغَیرِ عِلمٍ۔ (سورۃ الأنعام:140)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں، جنہوں نے اپنی اولاد کو کسی علمی وجہ کے بغیر محض حماقت سے قتل کیا ہے۔

- وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشرِكِينَ قَتلَ أَولَادِهِم شُرَكَاؤُهُم لِيُردُوهُم وَلِيَلبِسُوا عَلَيهِم دِينَهُم وَلَو شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرهُم وَمَا يَفتَرُونَ۔(سورۃالأنعام:137)

اسی طرح بہت سے مشرکین کو ان کے شریکوں نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ اپنی اولاد کو قتل کرنا بڑا اچھا کام ہے، تا کہ وہ ان مشرکین کو بالکل تباہ کر ڈالیں اور ان کے لئے ان کے دین کے معاملے میں مغالطہ پیدا کر دیں اور اگر اللہ چاہتے تو وہ ایسا نہ کر سکتے، لہذا ان کو اپنی افتراء پردازیوں میں پڑا رہنے دو۔

- وَلَا تَقتُلُوا أَولَادَكُم خَشيَةَ إِملَاقٍ نَحنُ

نَرزُقُهُم وَإِيّاكُم إِنَّ قَتلَهُم كَانَ خِطأً كَبِيرًا۔

(سورۃالإسراء:31)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم ان کو بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ یقین جانو کہ ان کو قتل کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔

- قُل تَعَالَوا أَتلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُم عَلَيكُم أَلَّا تُشرِكُوا بِهِ شَيئًا وَبِالوَالِدَينِ إِحسَانًا وَلَا تَقتُلُوا أَولَادَكُم مِن إِملَاقٍ نَحنُ نَرزُقُكُم وَإِيَّاهُم۔ (سورۃالأنعام:151)

(ان سے) کہو کہ: آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں، کہ تمہارے پروردگار نے درحقیقت تم پر کونسی باتیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ: اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور

غربت کیوجہ سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیں گے اوران کو بھی۔

- **بچیوں کو قتل کرنے کی رسم کے انسداد کے لئے آپ علیہ السلام عورتوں اور مردوں سے باقاعدہ بیعت لیا کرتے تھے:**

(1) صلح حدیبیہ کے بعد جو عورتیں اسلام لائیں تھیں، ان سے جو توبہ کی بیعت لی گئی تھی، اس میں ایک دفعہ اور شِق یہ بھی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔

وَ لَا یَقتُلنَ أَو لَا دَھُنَّ۔(سورۃالممتحنہ:12)
وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی۔

(2) فتح مکہ کے دن عورت، مرد جوق درجوق اسلام کے لئے حاضر ہورہے تھے، تو آپ علیہ السلام نے عورتوں سے خاص طور پر اس کا اقرار لیا کہ وہ اولاد کو قتل

نہیں کریں گی۔

(بخاری رقم الحدیث: 419 تفسیر سورۃ الممتحنہ)

(3) عید کے اجتماع میں عورتوں کے مجمع میں آپ علیہ السلام تشریف لائے اور دوسری باتوں کے علاوہ اس کا بھی عہد لیا کہ وہ اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

(بخاری رقم الحدیث: 76 باب موعظة الامام النساء یوم العید)

(4) دوسرے موقعوں پر بھی جو خواتین دربارِ رسالت میں حاضر ہوتیں ان سے بھی اس کا عہد لیا جاتا تھا کہ وہ اولاد کو قتل نہ کریں گی۔

(بخاری، رقم الحدیث: 4895، 3892، مسند امام اعظم علیہ الرحمۃ: حدیث امیمہ بنت رقیقہ)

(5) عرب کی جو ابتدائی اصلاحیں حضور علیہ السلام کے پیش نظر تھیں ان میں اولاد کے قتل سے باز رکھنا بھی تھا۔

چنانچہ بیعت عقبہ میں سب سے پہلے انصار سے جن باتوں پر عہد لیا گیا تھا، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے۔

(ابن کثیر 443/9، مستدرک حاکم 624/2 علی شرط مسلم)

(6) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ہم دربار رِسالت میں حاضر تھے، کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم سے اس پر بیعت کرو کہ تم کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، جو اس عہد کو پورکر لیگا اس کا معاوضہ خدا پر ہے اور اگر کسی نے ان میں سے کسی فعل کا ارتکاب کیا اور اس کو قانونی سزادی گئی، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوجائے گا۔ اور اگر اس کا یہ گناہ دنیا میں مخفی رہا، تو خدا کو

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اختیار ہے، چاہے بخش دے، چاہے عذاب دے۔

(بخاری کتاب الایمان رقم الحدیث: 18، مسند احمد314/5)

• اولاد کا قاتل اللہ تعالیٰ کی عدالت میں:

• بچیوں کے قتل کرنے کی رسم بد کے انسداد کی ان تمام تدبیروں کے علاوہ قرآن پاک کی ایک مختصر سی آیت نے عرب کی ان تمام قساوتوں، ان تمام سنگ دلیوں اور ان تمام سفا کیوں کو مٹانے کے لئے وہ کام کیا، جو دنیا کی بڑی بڑی تصنیفات نہیں کرسکتی تھیں، قیامت کی عدالت گاہ قائم ہے، مجرم اپنی اپنی جگہ کھڑے ہیں، غضبِ الٰہی کا آفتاب اپنی پوری تمازت پر ہے، ہر بات کا جاننے والا قاضی اپنی عدالت

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کی کرسی پر ہے، شہادت میں اعمال نامے پیش ہو رہے ہیں کہ ایک طرف سے ننھی ننھی معصوم بے زبان ہستیاں خون سے رنگین کپڑوں میں آ کر کھڑی ہو جاتی ہیں، شہنشاہِ قہار کی طرف سے سوال ہوتا ہے، اے ننھی معصوم جانوں! تم کس جرم میں ماری گئیں؟۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ۔ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔

(التکویر: 9-8)

''یاد کرو جب (قیامت میں) زندہ دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا تو کس جرم میں ماری گئی''

نوٹ: قتلِ اولاد کا جرم اور سخت گناہ ہونا جو مذکورہ آیات اور احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے وہ ظاہری قتل کرنے اور مار ڈالنے کے لیے تو ظاہر ہی ہے، اور غور کیا جائے تو اولاد کو تعلیم و تربیت نہ دینا جس کے نتیجہ میں خدا اور رسول ﷺ اور آخرت کی فکر سے غافل

رہے، بداخلاقیوں اور بے حیائیوں میں گرفتار ہو، یہ بھی قتل اولاد سے کم نہیں، قرآن کریم نے اس شخص کو مردہ قرار دیا ہے جو اللہ کو نہ پہچانے، اور اس کی اطاعت نہ کرے، آیت:

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ (سورۃ الأنعام:122)

جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا

میں اسی کا بیان ہے، جو لوگ اپنی اولاد کے اعمال واخلاق کے درست کرنے پر توجہ نہیں دیتے ان کو آزاد چھوڑتے ہیں یا ایسی غلط تعلیم دلاتے ہیں جس کے نتیجہ میں اسلامی اخلاق تباہ ہوں، وہ بھی ایک حیثیت سے قتل اولاد کے مجرم ہیں، اور ظاہری قتل کا اثر تو صرف دنیا کی چندروزہ زندگی کو تباہ کرتا ہے، یہ قتل انسان کی اخروی اور دائمی زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔ (معارف القرآن:484/3)

مسئلہ: چار ماہ کے بعد کسی حمل کو گرانا بھی قتلِ اولاد کے حکم میں ہے، کیونکہ چوتھے مہینے میں حمل میں روح پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ انسان کے حکم میں ہوتا ہے، اسی طرح جو شخص کسی حاملہ

عورت کے پیٹ پرضرب لگائے اوراس سے بچہ ساقط ہو جائے توباجماعِ امت مارنے والے پراس کی دیت میں غُرّہ یعنی ایک غلام یااس کی قیمت واجب ہوتی ہے اوراگربطن سے باہرآنے کے وقت وہ زندہ تھاپھرمرگیا توپوری دیت بڑے آدمی کے برابرواجب ہوتی ہے اورچار ماہ سے پہلے اسقاط حمل بھی بدون اضطراری حالات کے حرام ہے مگرپہلی صورت کی نسبت کم ہے، کیونکہ اس میں کسی زندہ انسان کاقتل صریح نہیں ہے۔

مسئلہ: کوئی ایسی صورت اختیارکرنا جس سے حمل قرارنہ پائے جیسے آج کل دنیامیں ضبط تولید کے نام سے اس کی سیکڑوں صورتیں رائج ہوگئی ہیں ،اس کوبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأد خفی فرمایاہے۔یعنی خفیہ طورسے بچہ کوزندہ درگورکردینا(مسلم رقم:3638) اوربعض دوسری روایات میں جوعزل یعنی ایسی تدبیرکرناکہ نطفہ رحم میں نہ جائے ،اس پررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

طرف سے سکوت یا عدم ممانعت منقول ہے، وہ ضرورت کے مواقع کے ساتھ مخصوص ہے، وہ بھی اس طرح کہ ہمیشہ کے لیے قطع نسل کی صورت نہ بنے۔ (معارف القرآن:682/8)

❑ تیسری بات: بیٹی کی ولادت پر بھی خوشی کا اظہار کریں۔اس موقع پر غم وغصہ کافروں کا شیوہ ہے:

● وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالأُنثَى ظَلَّ وَجهُهُ مُسوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَى مِنَ القَومِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَم يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحكُمُونَ۔

(سورۃ النحل، الآیۃ:59-58 سورۃ الزخرف:17-16)

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی (پیدائش) کی خوشخبری دی جاتی ہے،تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔ اس خوشخبری کو برا سمجھ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ذلت برداشت کر کے اسے اپنے پاس رہنے دے یا اسے زمین میں گاڑھ دے، دیکھو انھوں نے کتنی بری باتیں طے کر رکھی ہیں۔

● بیٹی کی پیدائش پر مبارکباد دینے کی دعا:

● بیٹی کی پیدائش پر دوسرے کو ان الفاظ کے ساتھ مبارکباد دیں:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِی الْمَوْھُوْبَۃِ لَکَ وَشَکَرْتَ الْوَاھِبَ وَبَلَغَتْ أَشُدَّھَا وَرُزِقْتَ بِرَّھَا۔

اللہ تعالیٰ اس عطا کردہ نعمت (بچی) میں آپ کے لیے برکت عطاء فرمائے۔ اورآپ دینے والے کا شکر ادا کریں اور وہ (بچی) جوانی کی عمر کو پہنچے اورآپ کو اس کی بھلائی نصیب ہو۔

● دوسرا اس کے جواب میں یہ کلمات کہے:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَزَاکَ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اللّٰہُ خَیرًا وَّ رَزَقَکَ اللّٰہُ مِثْلَھَا وَ أَجْزَلَ ثَوَابَکَ۔

اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے اور آپ کے اوپر برکتوں کا نزول ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطاء فرمائے اور اسی طرح کا آپ کو بھی اللہ عطا فرمائے اور اللہ آپ کو بہترین ثواب عطاء فرمائے۔ (أذکار للنووی:349)

□ چوتھی بات: بیٹیوں کی پرورش، حسن سلوک پر یہ انعامات ملیں گے:

(1) بیٹیاں والدین کے لئے مغفرت ونجات کا سامان ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے:

- حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک نہایت غریب عورت کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کے ساتھ اُس کی دو بچیاں بھی تھیں، اتفاق سے حضرت عائشہؓ کے پاس صرف ایک کھجور تھی، آپ فرماتی ہیں: کہ میں نے وہی کھجور اس بے چاری کو

دے دی، اس نے اسی ایک کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دو بچیوں میں تقسیم کر دیئے اور خود اس سے کچھ بھی نہیں لیا اور چلی گئی، کچھ دیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہ جس بندے یا بندی پر بیٹیوں کی ذمہ داری پڑے (یعنی ذمہ داری ڈالی گئی اور اس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں آخرت میں اس کی نجات کا سامان بنیں گی۔

(بخاری باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ: 1418 ترمذی، رقم: 1915)

مطلب یہ ہے کہ یہ آدمی اگر بالفرض اپنے کچھ گناہوں کی وجہ سے سزا اور عذاب کے قابل ہوگا تو لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کے صلہ میں اس کی مغفرت فرما دی جائے گی اور دوزخ سے بچا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک دوسری

روایت میں واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے، کہ ایک بیچاری مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو گود میں لئے ان کے پاس آئی اور سوال کیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ایک ایک دونوں بچیوں کو دیدی اور ایک خود کھانے کے لئے اپنے منہ میں رکھنے لگی، بچیوں نے اس تیسری کھجور کو بھی مانگا تو اس نے خود نہیں کھائی، بلکہ وہ بھی آدھی آدھی کر کے دونوں بچیوں کو دیدی۔ حضرت عائشہؓ اس کے اس طرز عمل سے بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اسی عمل کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا اور دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرمادیا۔

(مسلم، رقم:2629)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) بیٹیاں والدین کی جنت ہیں، بشرطیکہ ان کے حقوق ادا کئے جائیں:

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو ہی بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا (اور بعض روایتوں میں ہے، اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہا) اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے جنت کا فیصلہ ہے۔

(ابو داود، رقم: 5147، ترمذی، رقم: 1913)

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اسے کوئی ایذا پہنچائے اور نہ اس کی توہین اور نا قدری

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کرے اور نہ محبت اور برتاؤ میں لڑکوں کو اس پر ترجیح دے (یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسنِ سلوک کے صلے میں اس کو جنت عطاء فرمائے گا۔ (ابو داود، رقم: 5146)

• بچیوں کی بیماری میں ان کی عیادت اور دلداری کی جائے:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ جب میں پہلی مرتبہ مدینہ آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا، وہاں ان کی بیٹی عائشہؓ بخار میں لیٹی ہوئی تھیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کیسی ہو پیاری بیٹی! اور ان کی رخسار کا بوسہ لیا۔ (ابو داود، رقم: 5222)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک آخرت میں حضور ﷺ کے قرب کا باعث ہے:

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دو لڑکیوں کا بار اٹھائے اور ان کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح ساتھ ہوں گے۔ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (یعنی یہ کہ جس طرح یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں، اسی طرح میں اور وہ شخص بالکل ساتھ ہوں گے) (ترمذی، رقم: 1917، مسلم رقم: 2631، مسند احمد: 156/3)

- **بچیوں کے لیے قربانی دینے والی ماں:**

حضور ﷺ نے فرمایا: کہ میں اور سیاہ رخسار والی عورت قیامت کے دن ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ روای نے

درمیانی اور انگشتِ شہادت کی طرف اشارہ کیا، وہ عورت جو صاحب عزت و جمال تھی اور اپنے خاوند سے الگ ہوگئی، لیکن اس نے اپنے آپ کو اپنی یتیم اولاد کے لئے روک رکھا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے یا وفات پا گئے۔

(مشکوٰۃ، رقم:4978، ابو داود، رقم:5149)

□ پانچویں بات: اللہ و رسول نے بیٹیوں کو جو رتبہ دیا ہے، ان کے متعلق جو ہدایات دی ہیں، اسی کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کریں:

(1) بیٹا، بیٹی جو بھی اللہ نے دیا ہے، اس کی تقسیم پر دل وجان سے راضی اور خوش رہیں۔ (سورۃ الشوریٰ:49)

(2) اسقاط حمل (Abortion) سے بھی حتی الامکان پرہیز کریں بعض صورتوں میں اسقاط حمل (Abortion) اولاد کو قتل کرنے کے حکم میں ہے۔ (کسی مستند مفتی سے پوچھے

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بغیر ہرگز اس کا اقدام نہ کریں۔)

(معارف القرآن، سورۃ التکویر تحت آیت:8)

(3) بیٹی کی ولادت اور پیدائش پر بھی ایسی ہی خوشی کا اظہار کریں، جیسا بیٹوں کی ولادت پر کرتے ہیں، بیٹے اور بیٹیوں کے درمیان امتیازی سلوک نہ کریں۔(نحل:58، زخرف:16)

(4) اولاد کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیں، پاکیزہ ماحول فراہم کریں، ایسی تعلیم اور ماحول دینا جس کے نتیجے میں ان کے اخلاق برباد ہوں ایسے والدین بھی ایک حیثیت سے اولاد کے قتل کے مجرم ہیں۔

(معارف القرآن، سورۃ الأنعام، تحت آیت:151)

(5) بیٹوں کو اپنی مغفرت اور نجات کا سامان، جنت اور آخرت میں حضورؐ کے قرب کا ذریعہ سمجھتے ہوئے ان کی اچھی پرورش اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

(بخاری، رقم:1418، ترمذی:1915، ابوداود:49-5147

ترمذی:17-1913، مسلم:2631)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(6) کوئی جب اپنی بیٹی اور جگر گوشہ کو پال پوس کر آپ کے حوالہ کرے اور وہ آپ کے گھر بیوی یا بہو بن کر آئے تو جس سلوک کے آپ دوسروں سے اپنی بیٹی کے لیے خواہشمند ہیں تو دوسروں کی بیٹی کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں۔

لہذا اگر بیوی ہے تو

1) نظر انداز نہ کریں۔ نہ بیوی کو نہ اس کے رشتہ داروں کو۔

2) بے عزت نہ کریں۔

3) بلاوجہ کی پابندیاں نہ لگائیں، جھگڑے نہ کریں، شک نہ کریں۔

4) چھوٹی چھوٹی باتوں پر نکتہ چینی نہ کریں، عیب نہ لگائیں، الزام نہ لگائیں، بدگمانی نہ کریں، طعنے نہ دیں، خاص طور پر بیوی/ بہو کو بیٹی کی پیدائش پر طعنے دینا، طلاق کی دھمکیاں دینا بہت ہی گھٹیا سوچ ہے۔

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

1	فہمِ محرم الحرام کورس	13	علمِ دین اور اس کے سیکھنے، سکھانے کا صحیح طریقہ
2	فہمِ صفر کورس	14	حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
3	سیرت کوئز لیول 1	15	تواضع اور عاجزی (بچوں کے لیے)
4	فہمِ شعبان کورس (شبِّ برأت)	16	طلاق کے اصول وضوابط
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	17	کتابِ زندگی
6	فہمِ رمضان کورس	18	نحو (نقشوں کی شکل میں)
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	19	طلاق کے اصول وضوابط
8	فہمِ قربانی کورس	20	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج
9	فہمِ معیشت وتجارت کورس (غیر مطبوعہ)	21	استخارہ (کتابچہ)
10	فہمِ حلال وحرام کورس	22	مسائل حیض واستحاضہ (نقشوں کی مدد سے)
11	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول	23	مسائل میراث (نقشوں کی مدد سے)
12	ایمانیات	24	حیات المسلمین (سوالاً جواباً)

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک
قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔
(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)